السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فلسطین میں یہودی مظالم کے شکار مسلمانوں کی مدد کے لئے اپیل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فلسطین میں یہودی مظالم کے شکار مسلمانوں کی مدد کے لئے اپیل

برادران اسلام!

میں اس اللہ تعالی کی حمد بیان کرتا ہوں ،جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے کہ :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ ۵/۲)

''اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔''

اور صلوۃ وسلام بھیجتا ہوں اللہ تعالی کے نبی اور رسول کریم حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ ''مومن مومن کے لئے ایک دیوار کی مانند ہے کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کے لئے مضبوطی کا باعث ہوتا ہے'' وبعد۔۔۔۔

اسلام کے حکیمانہ مقاصد اور بلند پایہ اغراض واہداف میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ تمام فرزندان اسلام ایک جسم کے مانند ہوں اور وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور غمی وخوشی کو اپنا دکھ سکھ اور اپنی غمی وخوشی سمجھیں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس بات کو اس مثال سے سمجھایا کہ ''باہمی محبت ، رحم دلی اور شفقت کے اعتبار سے مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر جسم کا کوئی ایک عضو بتلائے درد ہو تو بخار اور بیداری کے باعث سارا جسم بے قرار ہوجاتا ہے۔'' اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے مال کو اللہ تعالی کی راہ میں بے دریغ صرف کیا اور ضرورت کے باوجود اپنی ذات پر اپنے بھائیوں کو ترجیح دی۔ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہوئے وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے کہ ایک اگر کوئی اپنا آدھا مال اللہ تعالی کی راہ میں صرف کرتا ہے تو دوسرا اپنا سارا مال اللہ تعالی کی محبت کی خاطر نثار کردیتا ہے۔ ان پاکباز لوگوں نے اپنے بھائیوں کو ٹھکانا دیا ، ان کی ہر طرح کی مدد کی ، اللہ تعالی کی راہ میں اپنا مال بے دریغ قربان کردیا ، اللہ تعالی کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اللہ تعالی نے بھی ان سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کی ابدی نعمتوں کے عوض خریدلیا۔ انہوں نے بھی بڑے اخلاص اور بڑی خوش دلی کے ساتھ اپنا سب کچھ اپنے رب کی بارگاہ اقدس میں پش کردیا ارشاد باری تعالی ہے :

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبۃ ۹/۱۱۱)

''بلاشبہ اللہ تعالی نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بات کے عوض خریدلیے ہیں کہ ان کو بہشت ملے گی۔''

نیز فرمایا :

انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (التوبۃ ۹/۴۱)

''اللہ کے راستے میں) نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے جہاد کرو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو۔)''

ہمارے اسلاف اور ان کامل مسلمانوں نے اس بات کو سمجھ لیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے ابدی سرمدی زندگی کو اس عارضی وفانی زندگی پر ترجیح دی ، ایثار وقربانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ، قول کی اپنے عمل سے تائید کی ، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عزوشرف ، مجد وبزرگی اور دنیا وآخرت ہر اعتبار سے وہ بلند وبالا اور ارفع واعلی تھے انہوں نے انسانیت اور عدل وانصاف کا درس دیا اور لوگوں کو اپنے عمل سے محبت وشفقت ، ہمدردی وغمگساری اور خیر وبھلائی کا معنی ومفہوم سمجھایا وہ دنیا کا مرکز ومحور ، دینا کا جھومر اور بعد میں آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے نمونہ بن گئے تھے لیکن افسوس کے آج مسلمانوں کی اکثریت اپنے ان عظیم اسلاف کی راہ سے دور ہوگئی ہے اور ان عظیم مقاصد اور مقدس جذبات سے تہی دامن ہے جو کہ ان کے اسلاف کا طرہ امتیاز تھے حالانکہ یہ مال ودولت کی فراوانی ، دنیوی زندگی کی خوش حالی اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہرہ ور ہیں لیکن ان کے دلوں میں ایثار اور قربانی کے جذبات ماند پڑگئے ہیں ، وہ بخل اور کنجوسی میں بمتلا ہوگئے ہیں ، خیر وبھلائی کی تڑپ ختم ہوگئی ہے اور اس کا نتیجہ بھی کمزوری وناتوانی ، افتراق وانتشار اور جہالت وذلت کی صورت میں ان کے سامنے ہے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (النحل ۱۶/۳۳)

اورہاں !اس امت کے آخری دورکی اصلاح بھی صرف اورصرف اسی چیز سے ہوگی جس سے امت کے ابتدائی دورکی اصلاح ہوئی تھی، مسلمان اپنی عظمت رفتہ کوصرف اسی صورت میں حاصل کرسکتے ہیں کہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرلیں اورعزت، غلبہ اورفتح ونصرت صرف اسی صورت میں حاصل کرسکتے ہیں کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات پرغلبہ پائیں اوربرائی، بخل اورانا نیت کے خلاف اپنے نفسوں سے جنگ کریں۔

مسلمان بھائیو!آپ کے گردوپیش میں اورآپ کے اپنے اسلامی وعربی وطن میں آپ کے کچھ ایسے بے یارومدگار بھائی ہیں جنہیں ان کے گھروں سے نکال دیاگیا ہے، ان کی جائیدادیں چھین لی گئی ہیں، ان کے افرادخانہ کوقتل یا جلاوطن کردیاگیا ہے، وہ فاقہ، محرومی اورمفلسی کی آزمائش سے دوچارہیں، ان کا بستر خاک اوران کا لحاف آسمان ہے اوروہ بھوک، سردی اوربرہنگی کے باعث ایسی کلفتوں میں بتلاہیں کہ جسے سن کردل خون کے آنسو روتا، جگرشق ہوجاتا اورآنکھیں اشکبارہوجاتی ہیں اوراسلام میں اس بات کی ممانعت ہے کہ آپ سیر ہوں اورآپ کے بھائی بھوکے ہوں، آپ نے لباس زیب تن کررکھا ہواوروہ برہنہ ہوں آپ اپنے مسکنوں میں رہائش پزیر ہوں اوروہ دردرکی ٹھوکریں کھارہے ہوں، آپ امن واطمینان سے ہوں اوروہ آلام ومصائب کا تختہ مشق بنے ہوئے ہوں۔ لہذاآپ سے شریعت کا مطالبہ یہ ہے کہ آپ اپنے ان بھائیوں کی طرف دست تعاون درازکریں، ان کے دکھوں میں شریک ہوں، ان کی مصیبتوں میں ان سے تعاون کریں اوراللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے آپ کواپنی جن بے پایاں نعمتوں سے سرفرازفرمارکھا ہے، ان کے حوالہ سے بھی واجب ہے کہ آپ ان سے اللہ تعالی کا حق اداکریں، نعمتوں پراس کا شکربجالائیں اورکفران نعمت کی روش کوترک کردیں ارشادباری تعالی ہے:

وَاِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراھیم ۷/۱۴)

''اورجب تمہارے پروردگارنے (تمہیں) آگاہ کیاکہ تم شکرکروگے تومیں تمہیں زیادہ دوں گا اوراگرناشکری کروگے (یادرکھوکہ) میراعذاب (بھی) سخت ہے۔''

تواے برادران اسلام!آپ خرچ کریں اللہ تعالی آپ کواورعطافرمائے گا، آپ احسان کریں، اللہ تعالی آپ کے احسان کا اچھا بدلہ عطافرمائے گا، آپ صدقہ وخیرات کریں اس سے آپ کا مال محفوظ رہے گا، اللہ تعالی کی طرف سے برکت حاصل ہوگی اوریہ مال آپ کے اس وقت کام آئے گا جب آپ کواس کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی یعنی اس وقت کہ

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ 88 اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (الشعراء ۸۸/۲۶۔ ۸۹)

''(جس دن نہ مال کچھ فائدہ دے سکے گا اورنہ بیٹے۔ ہاں !جوشخص اللہ کے پاس تسلیم (ورضا) کا پیکردل لے کرآیا (وہ بچ جائے گا''

جیساکہ اللہ عزوجل نے ارشادفرمایاہے کہ:

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا (المزمل ۲۰/۷۳)

''اورجونیک عمل تم اپنے لئے آگے بھیجوگے اس کواللہ کے ہاں بہتراورصلے میں بزرگ ترپاوگے۔''

اے مومن بھائیو!اس مبارک مہینے میں جوخرچ کرنے اوردوگنے چوگنے اجروثواب کے حاصل کرنے کا مہینہ ہے اخلاص اورخوش دلی کے ساتھ خرچ کیجئے اوراس فرمان باری تعالی کویادرکھتے ہوئے خرچ کیجئے کہ:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٢٦١ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ ۲۶۱/۲۔ ۲۶۲)

''جولوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں اورہرایک بالی میں سوسودانے ہوں اوراللہ جس

کے مال) کوچاہتا ہے، زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے، جولوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں صرف کرتے ہیں پھراس کے بعدنہ اس خرچ کا)

'کسی پر) احسان رکھتے ہیں اورنہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگارکے پاس (تیار) ہے اورقیامت کے دن نہ ان کوکچھ خوف ہوگا اورنہ وہ غمگین ہوں گے۔)

نیزارشادربانی ہے:

آمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ (الحدید ۷/۵۷)

اللہ اوراس کے رسول پرایمان لاواورجس (مال) میں اس نے تمہیں''

''دوسروں کا) جانشین بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو، جولوگ تم میں سے ایمان لائے اور(مال) خرچ کرتے رہے، ان کے لئے بڑاثواب ہے۔)

''اورنبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ''جس نے کسی غازی کوتیارکیا اس نے گویا غزوہ میں خودشرکت کی اورجس نے غازی کے اہل خانہ کی خبرگیری کی، اس نے بھی غزوہ میں حصہ لیا۔

مسلمان بھائی!اللہ مالک کریم کے اس ارشادپربھی غورفرمائیے کہ:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا ۳۹/۳۴)

''اورتم جوچیزخرچ کروگے، وہ (اللہ تمہیں) اس کا عوض دے گا اوروہ سب سے بہتررزق دینے والا ہے۔''

اللہ تعالی نے آپ کوجس مال ودولت سے سرفرازفرمارکھا ہے، یہ تودرحقیقت آپ کے ہاتھ میں امانت ہے، یہ مال بھی اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے ایک آزمائش اورامتحان ہے لہذااس مال کواللہ تعالی کی خوشنودی اورجنت

، کے حصول کا ذریعہ بنالیں

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وما المال والاہلون الا ودائع

ولابد یوما ان ترد الودائع

''مال اور اولاد تو امانتیں ہیں اور امانتوں کو ایک نہ ایک دن واپس لوٹانا ہی پڑتا ہے۔''

آپ تو ان شاء اللہ نیک کاموں میں حصہ لینے والے ہیں لہذا اپنے مظلوم بھائیوں کی آپ جو مدد کرنا چاہیں، وہ ہمارے پاس بھیج دیں یا ہر شہر کے کسی بھی سبیعی یا راجحی سینٹر (بینک) میں جمع کروادیں، ان شاء اللہ آپ کی یہ مدد قابل اعتماد ذرائع سے مستحق لوگوں تک بہت جلد پہنچ جائے گی۔ اللہ تعالی ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اور آپ کے نیک قول عمل کو شرف قبولیت سے نوازے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

چیئرمین

تاسیسی کونسل برائے رابطہ عالم اسلامی

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ271

محدث فتویٰ